Sahba'i, Imam Bakhsh
Risalah-i nahv-i Farsi
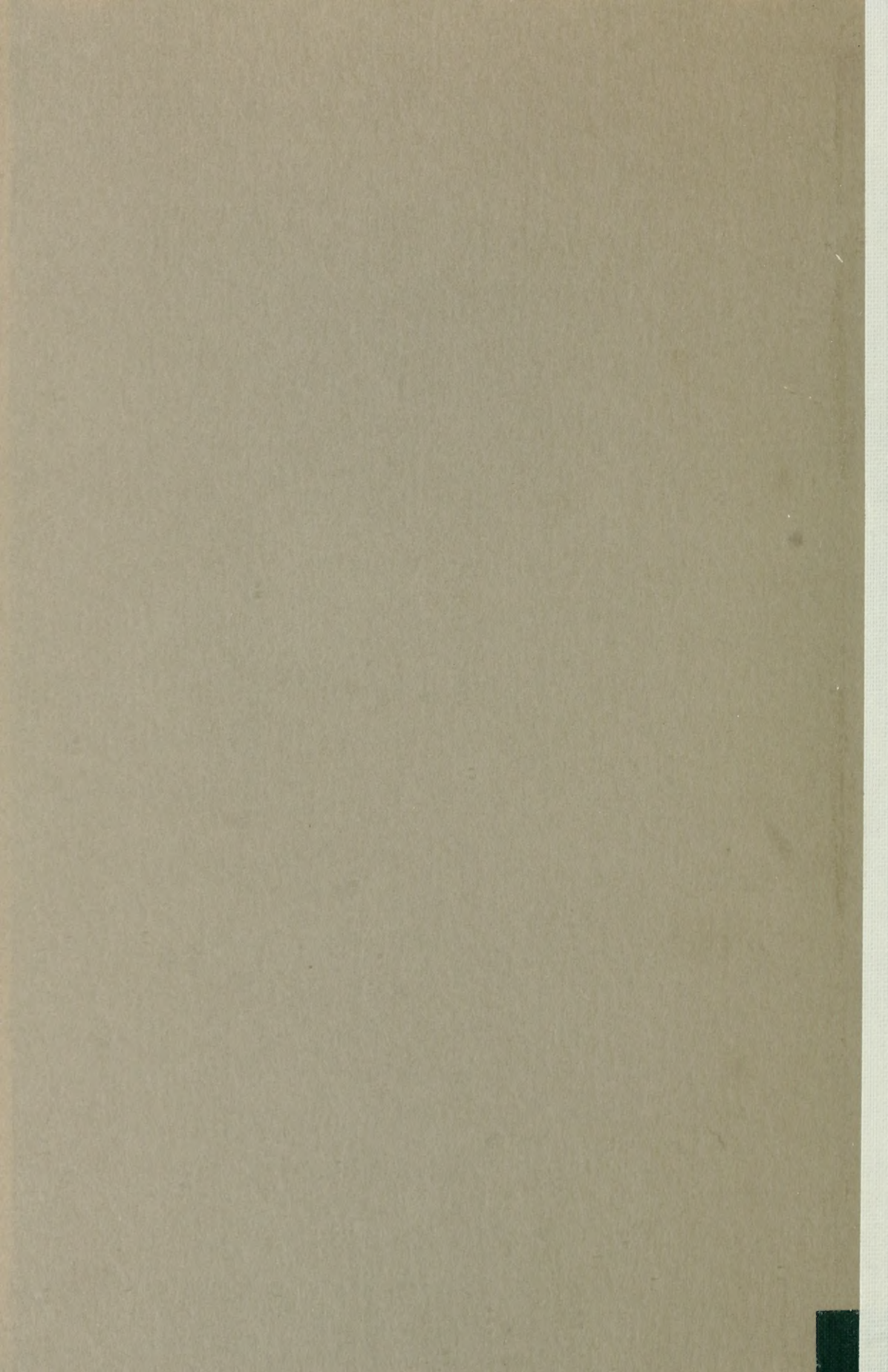
جیسا بعضون نے کیا ہی) تو قیام وآرام کے یے اور ہیم بھی اُسمین داخل ہو جائین (جو تاسیس ودخیل کے سوا ہین اور اُنکا کسی نے اعتبار نہین کیا ہے) ٭

روی کے حروفِ مابعد کا بیان

روی کے بعد جو حرف آتے ہین اُنمین پہلا وصل ہے جسکو صلہ بھی کہتے ہین - دوسرا خروج تیسرا مزید جسکو زاید بھی کہتے - چوتھا نائرہ ٭

قوافی مین حرکتون کا ذکر

ردف اور قید کے ماقبل کی حرکت کو حذو روی ساکن کے ماقبل کی حرکت کو توجیہ - متحرک روی کی حرکت کو مجری - وصل وغیرہ کی حرکت کو نفاذ کے نام سے پکارتے ہین ٭

روی کے اوصاف

متحرک روی کو مطلق اور ساکن کو مقید کہتے ہین ٭ یہ دونو ماقبل کے اعتبار سے مجرد اور مابعد کے لحاظ سے موصوف ہوتی ہین - بشرط ہونے وصل کے (روی کے) اطلاق ہین - اور بصورت نہونے وصل کے تقید مین وصف (قافیہ کے ساتھ مابعد کے خروج سے گنے جاتے ہین - مطلق مین تجرید کا اعتبار سواے وصل کے ہوتا ہی ٭ لیکن دونو مین عدم اشتراط (وصل کا) اور باقیونکا فقدان مطلقاً مجرد مین بہتر ہی (یہ صہبائی جنت ماوائی کا مذہب ہی)

القاب قافیہ

ان وصفونکے ملاحظہ سے قافیہ کے القاب قول اول کے بموجب اُنتالیس ۳۹ ہین - قول ثانی کے مطابق بیس - قول ثالث کے سوا ... اُنتالیس ۳۹ ٭

خلیل کے نزدیک (عربی مین) قافیہ کی یہ حد ہے

بیت کے اخیر ساکن (حرف) سے اُس سے پہلے ساکن (حرف) تک مع اُسکے ماقبل کی حرکت کے - یا مع اُسکے (یعنی مع حرف ماقبل ساکن اول) پس ہو بسط ہو تو مترادف - ایک ساکن کا واسطہ ہو تو متواتر - دو کا ہو تو متدارک تین کا ہو تو متراکب - چار کا ہو تو متکاوس (قوافی کا نام ولقب ہو) ٭

قوافی کے عیب

روف کے اختلاف کو سناد - توجیہ کی تبدیلی اور اُس حذو کے بدلنے کو جو (روی کے) تقید کی صورت مین ہو اور روی (مطلق) کے ضمہ کا اختلاف کسرہ سے اقوا (کہلاتا ہے) اور اُسکے فتح کا بدلجانا ضمہ یا کسرہ سے اصراف بولا جاتا ہی) روی اگر کسی حرف بعید المخرج سے بدلجاے اجازت (ہی) قریب المخرج سے اکفا ٭ تضمین رد مطلع کے سوا ایک ہی قافیہ کا مکرر لانا - ایطاے خفی وجلی کہلاتا ہی - اس معیوب قافیہ کا نام شایگان ہی + ترکیب یا تحلیل سے جو قافیہ حاصل ہو اُسے معمول (جانتے ہین) آخیر قسم معمول کی جو تحلیل سے حاصل ہو غالباً قافیہ اور ردیف کی آمیزش ہی - اور کبھی حرف روی اور حرف وصل کا ملنا جیسے کرم - برم مین (جبکہ ورم وہرم کے ہمقوافی ہون کہ کرم کا میم وصل سمجھا جاے) بفایدہ قافیہ کے لانیکو لغو (سمجھتے ہین)

ایک بیت (یا مصرعہ) کے اخیر کا تعلق دوسرے شعر (یا مصرعہ) کے شروع سے رکھنا تضمین (کے نام سے پکارا جاتا ہی) بحر کے رکن عروض مین غیر معتاد کی تنویع یا مطلقاً بحر کامل مین اقعاد - رکن ضرب مین تجرید گنی جاتی ہی غلو اور

خاتمہ

خدا کے فضل بے پایان سے یہ ترجمہ ۵-۶ گھنٹہ مین تیار ہو گیا گو کہین کہین جملہ معترضہ بڑھا کر اصل نسخہ کی توضیح کرکے نادر ژولیدہ بیان نے اپنی دلجمعی کی ہی پھر بھی جناب صہبائی جنت ماوائی کا کلام جسقدر دقیق تھا ویسا ہی ادق رہا - اغلب کہ بہت ہی کم طالب علم اسکو سمجھین گے - پس اگر زمانہ فرصت دیگا تو اسکی شرح کا ترجمہ بھی انشاء اللہ تعالی نذر احباب ہوگا والا رضی تمواز ہمہ اوے ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۹۷

یا غفور

رسالہ عجیب و عجالہ غریب کافی کا

ترجمہ

جو نسخہ لطافت آگین دانی کا متن ہی

قافیہ کی تعریف

نظم کے آخری لفظونمین یا اُن لفظونمین جو بمنزلہ الفاظ آخری ہین جن حرفونکی تکرار واجب ہو یا وہ تکرر کا حکم رکھتے ہون اُنکو قافیہ کہتے ہین ٭

بیان روی مع حروف ماقبل

اُنکا آخری جزو یا جو حرف بمنزلہ اُسکے ہو **رَوِی** کہلاتا ہے ٭ روی کے ماقبل مدہ معروف یا مجہول کو **رِدف** کہتے ہین اگر وہ تنہا ہو تو **مفرد** ہے - اگر کسی ساکن حرف کے ساتھ ہو یعنی اصلی یا زائد تو وہ **مرکب** ٭ اس مین قدما کے نزدیک یای تحتانیہ کے مشبعہ اور ملینہ کا اجتماع روا نہین ہے - متاخرین کے نزدیک بالکل ناجائز ہے ٭ ردف کے علاوہ جو ساکن روی کے پہلے ہو **قید** کہلاتا ہے ٭ ایک قول سے ردف کا عام ہونا ثابت ہے کہ مدہ ہو یا نہو (پس قید علیحدہ نہوی ردف ہی مین آگئی) اور روی کے ساتھ کوئی حرف زائد ہو تو یہ **روی مضاعف** ہوگی ٭ (ردف زائد مع روی کو روی مضاعف بنایا ہے - گویا ردف مرکب کو اڑایا ہی) اور یہ (روی مضاعف) مقاطع مین **مقید** اور بے توجیہ آتی ہے - اسکے سوا مطلق - (مقاطع حقیقی ایسے کلمے جنکے بعد کوئی حرف یا حروف نہون) اگر اُسکا مابعد ساکن ہو تو دوسرا (حرف) حرکت مجری کو لائق ہی - پہلے حرف کی حرکت کی وجہ تسمیہ اور ہی اگر روی مضاعف کا مابعد ساکن نہو تو ایک حرف کی حذف مین ایک حرکت اور دونو کے قیام مین دو حرکتین - مگر کسی حرکت کو مجری نکہین گے ٭ (یہ محقق طوسی کے مباحثہ کا خلاصہ ہی - اسمین عروضی بحث بھی بہت ہی - یہ مسئلہ بہت دقیق ہی - شرح کو دیکھو) لیکن باوجود ملنی دو بحثون (عروض و قافیہ) کے اور امر غیر معتبر کے اعتبار کرنے کے بھی دو حالتونمین افراد روی لازم آیا (ایک مقاطع حقیقی مین دوسرے ایک حرف کی حذف مین) اور تضاعف روی کا اصل کلمہ کے واسطے ہی اور تفصیل مذکور اسکے غیر پر (یعنی عروضی وزن پر) ہے - یہ تکلف بلاضرورت ہی - پس یا عدم اعتبار تقطیع مین یا ردف کی تعمیم مین جمہور کا اتباع بہتر ہے (یہ محقق کے قول کی تردید منجانب صہبائی ہے) (یہ بحث دقیق ہے - جو شخص عروض و قوافی کے ضوابط خوب ضبط رکھتا ہو وہی اُسکو سمجھیگا) ٭ اگر قافیہ کی حد مین مستحسن حرفونکی تکرار کا اعتبار کیا جائے

خاک از تودۂ کلان بردارد۔ کا مصداق ہو۔ اور زیادہ فائدہ بخشنے
نظر برآن ہیچمدان نادر نادان نے جناب امام المحققین مولوی امام بخش
صاحب صہبائی معمائی جنت ماوائی کے رسالۂ نحو فارسی کو
اردو زبان کا لباس پہنایا۔ کہ آج کل طالب علموںکو اسی زبان کیطرف
زیادہ رغبت ہی۔ الحمد للہ کہ یہ رسالہ گو دو ہفتہ میں لکھا گیا ہے
لیکن تحریر کے وقت کا حساب لگایا جائے تو سولہ سترہ گھنٹے سے
زیادہ نہ آئے۔ اور عدیم الفرصتی نے اتنا وقت نہ دیا کہ اسپر نظر ثانی
کیجائے پس طالبعلموں سے التماس ہی کہ بظہور خطا عطا فرمائین +

برکریمان کارہا دشوار نیست

اور بصورت پسندیدگی اس رسالہ کے مصنف اور مترجم کو دعائے
خیر سے محروم نہ رکھین +

تمت بالخیر

راقم آثم سید احمد امن آبادی

اور وہی اُسکا فاعل ہے - تا حرف ابتدا متضمن معنی شرط آینہ اور رو دونو
اُسی فعل کے مفعول فیہ یا فاعل و ہر دو مفعول جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہو گیا - اِیے
حرف ندا - خورشید خاور منادے با موحدہ جار - رنگ مجرور اور مضاف
ذرہ مضاف روزن مضاف الیہ سے ملکر پہلے مضاف کا مضاف الیہ ہوا - یہ جار مجرور
متعلق ہوے اُس فعل کے جو آگے مذکور ہے پھر واز جار مجرور متعلق فعل (ثابت)
محذوف کے ہوکر خبر مقدم ہوا - اند فعل ناقص - جوہر اُسکا اسم فعل
ناقص ساتھ اسم و خبر مقدم وغیرہ کے جملہ فعلیہ ہوکر شرط کی جزا ہوا ؛

خاتمہ

شکر صد شکر ہر آن چیز کہ خاطر میخواست آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید
اس زمانہ مین صرف و نحو کا وہ چرچا ہو رہا ہے کہ باید و شاید - مگر جو کتابین اِس فن مین
آجکل شایع ہوتی جاتی ہین وہ اکثر ایسے شخصونکی تالیفات سے ہوتی ہین جو نہ تو علوم
عربی کے فاضل نہ زبان فارسی کے عالم ہان کہین کی اینٹ کہین کا روڑا
بھانمتی نے کنبہ جوڑا - دس پانچ کتابین نئی پرانی جمع کین اور ایک دو جزو
کا رسالہ گھڑ لیا - مین یہ نہین کہتا کہ وہ غلط ہین کیونکہ آخر مختلف اُستادونکے
قول جمع کئے گئے ہین - مگر کسی ایک مستند استاد کا قول ہو تو بقول مشہور -

معطوف علیہ ہوا + و حرف عطف ۔ بر گردون جار مجرور ۔ نظر

مفعول مقدم ۔ کردی فعل با فاعل ۔ جار مجرور متعلق ہوئی فعل سے ۔ فعل با فاعل

و مفعول مع اپنی متعلقات کے جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا جملہ فعلیہ سابقہ

پر + کواکب فاعل مقدم کردند فعل جمع تھی مفعول ثانی مقدم بر

مفعول اول قالبہا مفعول اول موخر ہمچو تشبیہ کا حرف ۔ ماہ موصوف

نو صفت ۔ صفت موصوف مع حرف تشبیہ متعلق ہوئے فعل کے

پس فعل با فاعل و ہر دو مفعول و متعلقات خود جملہ فعلیہ ہوا + مگر یہ ترکیب

اُسوقت درست ہی جبکہ (کردند) کے (ند) کو جمع کی علامت کہیں

اگر اسکو جمع کی ضمیر سمجھیں تو یہ ترکیب ہوگی ۔ کواکب مبتدا ۔ کردند

فعل با فاعل تھی قالبہا ہر دو مفعول ۔ ہمچو ماہ نو متعلق بفعل ۔

پس فعل با فاعل و ہر دو مفعول و متعلق خود جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوا

مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ بنا +

(تو تا آئینہ را رو دادی اے خورشید خاورہا

برنگ ذرہ روزن بیروانند جوہرہا)

تو ضمیر مخاطب منفصل بنا بر تاکید اُس ضمیر متصل کے جو دادی فعل میں ہے

اے کاش حرف مشبہ بہ فعل تمنا کیواسطے گوش مضاف - رغبت مضاف - ہم اسکا مضاف الیہ - یہ دونو ملکر مضاف الیہ ہوئے پہلے مضاف کے - یہ مضاف مضاف الیہ ملکر اسم ہوئے کاش کے - شدی فعل ناقص ضمیر مستتر جو اسمین ہے اُسکا اسم ہے - احول اُسکی خبر مقدم - فعل ساتھ اسم خبر کے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوا کاش کا - تمنا اپنی اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا + چو حشم متعلق ہی فعل شدی کے - حرف تا علت کیواسطے ہی - ہرچہ موصول گیفتی با ضمیر مخاطب جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول کا ہوا - مفعول کی ضمیر یعنی داورا محذوف ہی - موصول صلہ ملکر مبتدا ہے از تو جار مجرور - شنیدی فعل با فاعل و ضمیر مفعول محذوف - مکرر مفعول کا حال ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوا - مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر علت ہوا معلل کی جو پہلے مصرعہ مین ہی (یعنی تمنای احول شدن گوش رغبت) +

د شب عید آمدی بر بام و بر گردون نظر کردی
کواکب ہمچو ماہ نو تہی کروند قالبہا +)

شب عید ظرف زمان - آمدی فعل فاعل - بر بام جار مجرور ظرف و جار مجرور متعلق ہوئی فعل کے - فعل ساتھ متعلقات اور فاعل کے جملہ فعلیہ ہوکر

چند شعر ونکی ترکیب لکھی جائے

(آمد آن شمع شبی بر سر سامانم سوخت - جستم از جائے چنان گرم کہ دامانم سوخت)

آمد فعل - آن اسم اشارہ - شمع مشار الیہ - اسم اشارہ مشار الیہ سے ملکر فعل مذکور کا فاعل ہوا - شبی ظرف زمان - بر جار - سر مجرور - یہ ظرف اور جار مجرور متعلق ہوئے اسی فعل کے - فعل ساتھ فاعل اور متعلقات کے جملہ فعلیہ ہوا +

سامان مضاف ہے طرف ضمیر متکلم مفعول کی - سوخت فعل - اسکی ضمیر مستتر اسکا فاعل ہو جو راجع ہے شمع کیطرف - یہ فعل با فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہوکر جملہ اول پر معطوف ہوا یعنی آمد آن شمع الخ + جستم فعل با فاعل یعنی میم متکلم فاعل ہے از جار - جا ہے مجرور - گرم موصوف چنان بمعنی الذی اسم موصولہ ہے - دامان مضاف میم فاعل مضاف الیہ - سوخت فعل حرف الف از واو ضمیر غائب کہ راجع ہے گرمی کیطرف جو گرم کے لفظ سے مفہوم ہوتی ہے - مقدر ہے اور متعلق ہے فعل سوخت سے - پس فعل با فاعل و متعلق مقدر با کاف ربط صلہ موصول کا ہوا موصول صلہ سے ملکر صفت ہوا گرم کی - موصوف اپنی صفت سے ملکر حال ہے اسکا ضمیم کا جو جستم میں ہے - پس جستم فعل با فاعل و متعلقات اپنی حال سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

اے کاش گوش غلطم احول شد سے چشم تا ہر چہ گفتنی از تو مکرر شنیدمی

و (علم صرف) اس صورت مین بھی لامی اضافت کہو *

پنجم مضاف الیہ مضاف کی بعض فردون پر صادق آئے اور مضاف بھی مضاف الیہ کی بعض افراد ہی پر تو دیکھنا چاہیے کہ مضاف مضاف الیہ کا اصل مادہ ہی یا نہین پہلی صورت مین اضافت منی ہوگی - مثل (انگشتر زر) اسمین تین مادہ ہونگے دو افتراق ایک اجتماع ظاہر کریگا - کما مر - اسکو اضافت بیانی کہتے ہین - کیونکہ (من) بیان کیواسطے آتا ہی - دوسری صورت مین اضافت لامی ہوگی - مثلاً (زر انگشتر) *

نحویونکی عادت ہی کہ اگر مضاف الیہ اخص مطلق ہو جیسے (یوم الاحد) اور (علم فقہ) مین تو اسکو بھی اضافت بیانی کہا کرتے ہین - گو در حقیقت اسمین لامی اضافت ہی اور فارسی والے ایسی جگہ بھی اضافت بیانی جانتے ہین جہان مشبہ بہ مشبہ کیطرف مضاف ہو جیسے (چشم نرگس) (شاہد گل) یا (گل رخسار) اگرچہ یہ اضافت لامی ہی *

لفظی اضافت فارسی مین قلیل ہی اس سبب سے اُسکا بیان چھوڑ دیا گیا جبکہ یہ باتین معلوم ہو گئین اب سمجھ مین آتا ہے کہ سہل فہمی کیواسطے

آتا ہے۔ اسیطرح (انگشتر) کا لفظ سونے پر بھی صادق آتا ہے اور
اُسکے غیر پر بھی۔ جیسے چاندی کی انگوٹھی وغیرہ۔ پس یہ دونو مادے
افتراقی ہوئے۔ اور کل (انگشترِ زر) مادہ اجتماعی ہے +
اگر منسوب الیہ ظرف ہے تو فی مقدر ہو۔ مانند (سوارِ کشتی یعنی کشتی مین سوار)+
منسوب مضاف کو کہتے ہین اور منسوب الیہ مضاف الیہ کو +
اسکا نام اضافت معنوی ہے۔ جسکی تشریح یہ ہے کہ یا تو مضاف الیہ مضاف
کے متباین ہو۔ یا مساوی۔ یا اَعم۔ یا اخص مطلق۔ یا اخص من وجہ
پس بصورتِ اول اگر مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اضافت بمعنی
فی ہوگی ورنہ بمعنی لام +
دوم جیسے (شیر اسد) مین (شیر) کو مضاف اور (اسد) کو مضاف الیہ
قرار دین + سوم مضاف الیہ مضاف کی تمام فردون پر صادق ہو
مگر مضاف مضاف الیہ کی بعض فرد پر صادق آئے جیسے (احد الیوم)
یہ دونو ممتنع ہین +
چہارم مضاف الیہ مضاف کی بعض افراد پر صادق آئے اور مضاف
مضاف الیہ کی کل فردون پر۔ مانند (درختِ سرو) و (علم نحو)

مصنف گلستان مشہور ہی مگر اصل نام اسکا مصلح الدین تھا - اب اگر مصلح الدین کہا جاے تو بخوبی سمجھہ مین نہ آئے هان (مصلح الدین سعدی شیرازی) کے کہنے سے بلا شک گلستان کے بنانیوالا سمجھا جاتا ہے - سمین سعدی عطف بیان ہے ✣

فصل اضافت کے بیان مین - پوشیدہ نرہی کہ لغت مین اضافت کے معنی نسبت کے ہین اور نحویونکی اصطلاح مین ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کیطرف بواسطہ تقدیر حرف جر ہی جو لام من اور فی سے مراد ہی ✣ اگر شے منسوب الیہ نہ ظرف منسوب کا ہو اور نہ اسکی جنس سے تو لام کی تقدیر سمجھینگے جنس ہونے سے اسکا صادق آنا منسوب اور اسکے غیر پر مراد ہے - مثلاً (غلام زید) اس اضافت کو لامی کہتے ہین ✣

اگر منسوب الیہ منسوب کی جنس ہو یعنی مضاف اور اسکے غیر پر صادق آئے بشرطیکہ مضاف بھی ایسا ہی ہو تو من مقدر سمجھا جائیگا - اور یہ اضافت منی بولی جائیگی - یہان عموم وخصوص من وجہ ہوگا - یعنی اسجگہ دو مادہ افتراقی ہونگے اور ایک مادہ اجتماعی - جیسے (انگشتر زر) کہ (زر) کا لفظ انگوٹھی اور اسکے غیر پر بھی صادق

و (کرد یدشما وکردیم ما) - حزین کا یہ مصرعہ بھی اسی قبیل سے ہے (ولہا ہمہ را درشکن زلف تو دیدم) اسمین (ہمہ) تاکید دلون کی ہے +

سوم بدل ایسا تابع ہے کہ متبوع کی نسبت کا مقصود ہو - اسکی چار قسمین ہین - بدل الکل - بدل البعض من الکل بدل الاشتمال - بدل الغلط (آمد نہ یدبرادر تو) پہلی قسم کی مثال ہے کہ جسکا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہے +

(خوردم ماہی را سرش) دوسری قسم کا جملہ ہے اسکا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جزو ہے +

(گرفتم زید لباسش) تیسری قسم کا فقرہ ہے - اسمین مدلول مبدل منہ کی متعلق ہے (آمد زید حمار) چوتھی قسم کو ظاہر کرتا ہے - یعنی اول غلطی سے کچھ کہدیا پھر ایک اور لفظ سے اس غلطی کو رفع کیا +

چہارم عطف بحرف ایسا تابع ہے جو مع متبوع کے مقصود ہو - اسکا استعمال حرف عاطفہ کے ساتھ ہوتا ہے (آمد زید و عمرو) +

پنجم عطف بیان ایسا تابع ہے کہ متبوع کو ظاہر کرتا ہے - اور یہ صفت کے علاوہ ہوتا ہے یعنی ایک نام کا ذکر کرین اور وہ شہرت نہ رکھتا ہو مگر اُسکا دوسرا نام زیادہ مشہور ہو پس اسکے لانیکو عطف بیان جانو - جیسا شیخ سعدی

پس اس مثال سے صاف ظاہر ہے (زہے آنکہ ز آمدنت ای گل بہشت نعیم۔ زمانہ بر تر از امید کامران آمد) یعنی کامران ہوا ٭

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فعال ناقصہ کا کوئی فعل ناقص فعل تامہ کا کام دیتا ہے۔ یعنی وہ خبر کا محتاج نہیں رہتا۔ (من میدانم کہ دو صد زاہد است) میں (است) بمعنی موجود کے ہے ٭

فصل۔ توابع پانچ ہیں۔ اول صفت جسکی دلالت اُس چیز پر ہو جو موصوف میں موجود ہو۔ جیسے (اسپ چالاک) میں (چالاک) کا لفظ صفت ہے اور دلالت کرتا ہے اُس چالاکی پر جو گھوڑے میں موجود ہے۔ یا موصوف کے متعلقات پر اُسکی دلالت ہو (غلام خوبرو) میں (خوبرو) کا لفظ اُس خوبی پر دلالت کرتا ہے جو (روی) غلام میں ہے۔ اور (رو) کا لفظ (غلام) سے متعلق ہے ٭

دوم تاکید جو متبوع کا حال مقرر کرے (نسبت) میں۔ یا شمولیت میں تاکہ سامع کو شک نہ ہے۔ اور اُسکی دو قسمیں ہیں۔ لفظی و معنوی۔ لفظی میں ایک ہی لفظ مکرر بولا جاتا ہے (زید زید آمد) یا (زد زد غلام) معنوی میں وہ لفظ لایا جاتا ہے جو تاکید ہی کیواسطے وضع ہوا ہے جیسے (ہمہ۔ خود) مثال (آمد زید خود) اور (آمدند ایشان ہمہ) کبھی منفصل ضمیرین بھی تاکید کا فائدہ دیتی ہین (کردی تو) و (کردم من)

ہوتی ہی کبھی جملہ۔ مفرد کی مثال (زید شجاع ست) اور جملہ کی مثال اوپر لکھی

گئی (زید زد غلامش ہین بھی (زید) مبتدا ہی (زد) فعل اور (غلام) شین

کیطرف مضاف ہوکر اُسکا فاعل۔ پس فعل با فاعل خود اُس مبتدا کی خبر ٭

فصل۔ افعال ناقصہ اپنے فاعل پر تمام نہین ہوتے بلکہ خبر کے محتاج رہتے

ہین فعلِ ناقص کا یہ خاصہ ہی کہ اپنے مصدر پر دلالت نہین کرتا بلکہ دوسرے

پر کرتا ہی۔ جیسے۔ (زید عاقل بود) ہین (بود) فعل ناقص (زید) اسکا فاعل

اور (عاقل) خبر۔ پس (بود) نے (بودن) پر دلالت نکی بلکہ زید کی عقل

پر دال ہی۔ پس فعل کے فاعل کو اسم کہتے ہین اور جسپر اس فعل کے معنی تمام ہوون

اُسے خبر جانتے ہین۔ جو کہ فعل ناقص بدون خبر کے پورا نہین ہوتا

اس سبب سے یہ نام رکھا گیا۔ بہرکیف فارسی ہین افعال ناقصہ کے یہ لفظ ہین

(است۔ بود مضارع۔ بود ماضی۔ باشد۔ شود۔ شد۔ آمد) مگر (آمد)

کا لفظ اُسوقت اس قسم کا گنا جاتا ہی جبکہ (شد) کے قائممقام ہوتا ہے

(شعر عرفی ؎ ز آسمان و زمین مژدہ درفغان آمد۔ کہ آفتاب زمین تاج

آسمان آمد ٭ یعنی تاج آسمان شد) مگر اس شعر ہین یہ بھی احتمال

ہے کہ واو عاطفہ محذوف ہو یعنی زمین کا آفتاب اور آسمان کا تاج آیا۔

تمیز ایسا اسم ہی جو ابہام کو رفع کرتا ہی - یہ امر کبھی عدد سے ہوتا ہی (دہ درم) میں جبتک (درم) کا لفظ نلکھیں معلوم نہیں ہوتا کہ کیا چیز دس ہیں - کبھی کیل یعنی پیمانہ سے - یک قدح آب خوردم) بدون اضافت قدح یعنی ہنیز پانی پیا مقدار ایک کٹورہ کی کبھی مسافت سے (یک جریب زمین) +

سمجھو کہ جملہ میں فاعل عمدہ رکن ہی جو جملہ کے قوام میں دخل رکھتا ہی - باقی منصوبے اتمام جملہ میں دخل نہیں رکھتے - انکو فضلۂ کلام یعنی زیادتی کہتے ہیں +

فصل فاعل ایسا اسم ہی جو فعل کے بعد آتا ہی فعل کا قیام اُسمیں پایا جاتا ہے اس فعل کا وہی مسند الیہ ہوتا ہی کبھی فاعل فعل سے اول بھی لایا جاتا ہے فاعل دو قسم کا ہی ایک مظہر جیسے (زید - عمرو - رجل) دوسرا مضمر جیسے فعل کی ضمیر اور یہ مستتر ہو خواہ بارز - اسناد فعل کی اسکی طرف ہوتی ہے مثلاً (زد زید) میں (زد) فعل ہے (زید) اُسکا فاعل فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا - یا (زید زد) اسموقعہ پر دوسرا احتمال بھی ہی - کہ (زید) مبتدا (زد) فعل جسکی ضمیر غائب مستتر جو (زید) کیطرف پھرتی ہی فاعل ہو - پس یہ فعل مع اس فاعل کے جملہ فعلیہ ہو کر اُس مبتدا کی خبر ہوا +

جبکہ دو اسمی جملہ ہو - تو مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر سمجھو خبر کبھی مفرد

معنی ہین ہو - عام ہی کہ ایک مادہ سے ہون یا نہون - مصرعہ (بجنبید جنبیدنی کوہ وار) مفعول مطلق کبھی فعل کی شدت ظاہر کرتا ہی - جیسا مثال مذکورہ مین کبھی وضع وطرز فعل کی بتاتا ہے (نشستم نشستن فلان) یعنی فلان شخص کی بیٹھک بیٹھا - اور مانند انکی - یہ ایک مادہ کی تھی - مختلف کی مثال یہ ہی (زیدمے بنید دیدنی) کیونکہ محققون کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ (بنید) (دیدن) سے مشتق نہین ہی بلکہ کسی اور مصدر سے ہی جو مستعمل نہین ہی اور (دیدن) کا مضارع وامر استعمال مین نہین آیا - مگر چونکہ ہم معنی ہین اس سبب سے اسطرح مستعمل ہو گئی کہ گویا ایک ہی ہین ✤ پنجم مفعول معہ - وہ ایسا اسم ہی کہ باء موحدہ کے ہمراہ آتا ہی (بمر با دثار آمد) یعنی جاڑا مع اسباب کے آیا ✤

دو اسم اور بھی ہین کہ فعل سے نصب کا عمل قبول کرتے ہین - ایک حال دوسرا تمیز - حال اسم نکرہ ہی جو فاعل یا مفعول کی ہیئت پر دلالت کرے اور وہ اغلب اسم فاعل یا اسم مفعول ہی ہوتا ہی - جیسے زید گریان یا دل شکستہ (یعنی رونے کی حالتمین یا دل شکستگی کی حالتمین - کبھی اسکے سوا بھی ہوتا ہی (زید سربرہنہ) یعنی اس حال مین کہ اسکا سر ننگا تھا ✤

معروف یا مجہول پس اگر فعل لازم ہو تو فاعل کو رفع دیگا۔ متعدی ہو تو دیکھو
کہ معروف ہی یا مجہول۔ بصورت اول فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیگا۔
بصورت ثانی مفعول کو رفع۔ کیونکہ اسکا مفعول بجاے فاعل کے ہوتا ہی۔
بشرطیکہ ایک ہی مفعول رکھتا ہو۔ اگر زیادہ مفعول رکھتا ہو تو جو مفعول صلاحیت
مفعول بہ ہونیکی رکھتا ہو اُسے رفع باقی یا باقیونکو نصب دیگا ❊

انکا ظہور عربی زبان مین ہوتا ہی۔ فارسی مین اس پیش اور زبر کی علامت
ظاہر نہین ہوتی۔ یہان اس سے صرف یہ غرض ہی۔ کہ فاعلیت اور
مفعولیت کی حالت کو ضمہ اور فتحہ سے منسوب کرلیا ہی ❊

مفعول کی پانچ قسمین ہین۔ اول مفعول بہ جسپر فاعل کا فعل واقع ہو
جیسے (زدم زیدرا) یعنی زید پر مار واقع ہوئی ہے ❊

دوم مفعول فیہ جسمین فعل واقع ہو۔ عام ہی کہ ظرف زمان ہو یا ظرف مکان
(زدم زیدرا در روز یا در خانہ) ❊

سوم مفعول لہٗ۔ جسکے واسطے فعل واقع ہو (زدم زیدرا براے تنبیہ) پس تنبیہ
مفعول لہٗ ہی جسکے واسطے مار پڑی ہی ❊

چہارم مفعول مطلق۔ وہ مصدر جو فعل کے بعد واقع ہو اور اُسی فعل کے

(آمد قوم لیکن زید نیامد) پس آنے کے باب مین جو وہم ہوا تھا کہ زید بھی آیا ہوگا وہ (لیکن) کے لفظ سے جاتا رہا - ہر چند یہ لفظ عربی ہے - اور اصل مین (لاکنَّ) بہ تشدید نون تھا مگر فارسیون نے اپنے تصرف سے امالہ[1] جاری کر کے (لیکن) بنالیا - (ولے - ولیک لیک بدون واو) اسکے مخفف ہین - یہ سب کے سب حروف مشبہ بفعل کہلاتے ہین *

فصل - حرفِ ندا (اے) بکسرۂ الف و یاے مجہول ہے *

فصل پہلی فصلون کے ذکر کے بعد معلوم کرو کہ ہر فعل عامل ہوتا ہے اور اسم اُسکا معمول - فعل لازم ہوتا ہے یا متعدی جسکی دو قسمین ہین

[1] جس لفظ مین امالہ ہوا ہو اُسے ممالہ بولتے ہین - امالہ حسب اصطلاح الف کے پہلے حرف کو کسرہ دینا ہے تاکہ الف بصورت یاے تحتانی بنجائے - صاحب براہین عجم نے کہ دربار ایران کا میر منشی زمانۂ حال کا ہے جواز امالہ کی کئی شرطین لکھی ہین جو کتب قواعدِ فارسی مروجۂ ہند مین نہین پائی جاتین - یعنی وہ لکھتا ہے کہ الف کے آگے یا پیچھے زیر ہو - جیسے (عالم) سے (عیلم) بنا - الف کے اول سبب موحدہ ہو (سبال) "کار سبیل) ہوا - الف منقلب از یا ہو (ناب) سے (نیب) بنالیا - "نیب" الف منقلب از واو مکسور ہو (خاف) کا (خیف) بنگیا - "خوف" الف کے آس پاس حرف استعلا کا ہو - استعلا کے حرف یہ سات ہین * حرفِ استعلا ہمانا ہفت باشد بخلاف - صاد و ضاد و طا و ظا پس خا شناس و عین و قاف * المختصر حجازی امالہ کے منکر ہین - اس اجمال کی تفصیل جسکو مطلوب ہو کتاب مسطور مطبوعۂ ایران مین دیکھ لے یہ مختصر اُسکی گنجایش نہین رکھتا ۱۲ دگ

اسمای اشارہ - اسمای موصول - مضمرات - وہ نکرہ جو انمین سے کسی کیطرف
مضاف ہو - اور معرّف بہ ندا جیسے (اے مرد) یہ سب اسم معرفہ ہین ٭

فصل اسم دو طرحکا ہوتا ہی واحد یا جمع - واحد ایک پر دلالت کرتا ہے
جیسے (مرد) ٭ جمع وہ جو دو[ف] سے زیادہ پر دلالت کرے - جیسا (مردان) ٭

فصل حروف جارہ کا ترجمہ یہ حرف ہین (از - تا - در - بای موحدہ بمعنی الصاق
وظرف و قسم - بر) یہ حرف فعل کو اسم کی طرف کھینچنے مین واسطہ ہوتے
ہین - اور فعل یا اسم فاعل یا اسم مفعول سے متعلق ہو جاتے ہین - جیسے
(رفتم بزید) مین متکلم کا الصاق زید کے ساتھ بواسطہ بای موحدہ ہوا ہی
اسیطرح اَوروں کو سمجھو ٭

فصل - فارسی مین (گویا) کا لفظ جو عربی کے (کَاَنَّ) کا ترجمہ ہی
اور (شاید) ترجی کا حرف جو ممکنات مین مستعمل ہی - جیسے (شاید مرادم برآید)
اور (باشد) و (بود) اور (کاش) جو تمنی کا حرف ہی اور ممکنات و ممتنعات
دونو مین آتا ہی (کاش دستم بدامنش برسد) اور (کاش عمر رفتہ باز آید)
اور (کاج) مبدل (کاش) مذکور (ولیکن) جو استدراک کیواسطے
ہے - یعنی دفع توہم کہ دو جملوں متغایرہ کی جملہ اول سے ہوا ہو جیسے

فارسی اور اردو مین عربی و سنسکرت کیطرح تثنیہ کا صیغہ نہین آتا - پس اسجگہہ یہ قید زاید معلوم ہوتی ہی کیونکہ یہان
ایک سے زیادہ جمع ہی گنا جاتا ہے ۱۲ د گ

حیوانون کی بولی کی نقل کرتے ہین - جیسے (غاق) کوّے کی آواز -
(نخ نخ) اونٹ کے بٹھانیکو مقرر ہی +

ششم ظروف - ظروف زمان جیسے (گاہ) و (ہرگز) بمعنی (ہیچگاہ) اور
(چون) و (چو) جیسا اس شعر مین (گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم -
چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی) یعنی جسوقت تو آئی + ظروف مکان
مثل (زیر) (زبر) (بالا) (بلند) (فراز) (پس) (پیش) (روبرو) اور انکے مانند

ہفتم اسماء کنایہ - اسکی دو قسمین ہین - ایک لفظی جیسے (چند) کا لفظ - یہ
کبھی استفہام کے محل پر آتا ہے (انجا چند مردم اند)؟ یا (چند درہم) کبھی
خبر کے (انجا دیدہ بودم چند کس نشستہ بودند) + دوسری حدیثی - اسکے
لفظ (چنین) و (چنان) مستعمل ہین - (آن شخص چنین ست یا چنان) +

ہشتم اسماء اعداد جنکا بیان پہلے لکھا گیا ہے +

فصل اسم نکرہ ہوتا ہی یا معرفہ - معرفہ شے معین کیواسطے موضوع
ہوتا ہے جیسے آدمیون کے نام (زید - عمرو - بکر) +

نکرہ غیر معین کیواسطے وضع کیا جاتا ہی (اسپ - خر - مرد - زن -
گل - سنبل) کی مانند +

دوم اسماے اشارہ جو فارسی مین بعید کیواسطے (آن) اور قریب کیواسطے (این) مقرر ہے۔ اسمین مذکر مونث یکسان ہین۔ انکی جمع (آنان) (آنہا) و (اینان) (اینہا) آتی ہے۔ جب اسم اشارہ جمع اسم ظاہر پر آتا ہے واحد ہی بولا جاتا ہے جیسے (آن کسان) (این کسان)

سوم اسماے موصولہ۔ یہ ایسے اسم ہین کہ جبتک انکے بعد صلہ کا جملہ نہ آئے کلام کا جزو تمام نہین ہوسکتے اور اغلب کہ وہ یا ایسے اسم ہوتے ہین جنپر یاے مجہول بڑھائی جاتی ہے جیسے (کسیکہ عاقل ست سخن من گوش کند) پس یاے تحتانی اسم موصول ہے (عاقل ست) جملہ اسمیہ اسکا صلہ (کاف) ربط کا حرف ہے جملہ مذکور کی خبر مین جو ضمیر موصول کیطرف پھرتی ہے اور لفظ (کسی) موصول مبتدا۔ (سخن من گوش کند) خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا یا آنکہ اسم اشارہ جسکے بعد کاف ربط کا آئے اسم موصول کہلائے (آنکہ عاقل ست سخن من بپذیرد) اسکی ترکیب بھی وہی سمجھو جو اوپر لکھی گئی

چہارم اسماے افعال یعنی وہ اسم جو فعل کے معنی دین۔ لیکن فارسی مین کوئی اسم اس قسم کا نہین ہے۔ عربی مین مروج ہین

پنجم اسماے اصوات۔ وہ ایسے لفظ ہین جنسے جانورونکو بلاتے ہین۔ یا انسے

منصوب متصل و منفصل آتی ہی - مجرور فقط متصل - ضمیر مرفوع یا فاعلی متصلی کی یہ صورت ہی

ضمیر واحد غائب کی اسمین پوشیدہ ہی (کرد) ضمیر جمع حاضر (کردند)

ضمیر جمع غائب (کردند) ضمیر متکلم واحد (کردم)

ضمیر واحد حاضر (کردی) ضمیر متکلم مع الغیر (کردیم)

اور منفصل کے یہ لفظ ہین (او) و (شان) و (تو) و (شما) و (من) و (ما)

ضمیر منصوب یعنی مفعولی ضمیر اسطرح آتی ہے

واحد غائب (کردش) جمع (بردشان) یعنی (ایشان را)

واحد حاضر (کردت) جمع (بردتان) اعنی (شما را)

متکلم واحد (بردم یعنی (برمرا) - مع الغیر (بردمان) اسے (ما را) ❖

مجرور کی ضمیرین یعنی مضاف الیہ کی یہی ضمیرین متصلہ و منفصلہ ہین - کہ ایک اسم کو دوسرے اسم کیطرف مضاف کرتی ہین - جیسے (اسپم) اور (اسپ ایشان) ❖

پس چھ ضمیرین فاعل متصل و چھ منفصل کی اور چھ چھ مفعول اور چھ مضاف الیہ کی یعنی تمام تیس ۳۰ ضمیرین ہین بخلاف عربی کے کہ وہان ستر ہین ❖

چون (اسپِ من) و (اسپِ خوب) یا یون کہو کہ حروف مبانی و حروف معانی
اور تمام فعل فارسی مین مبنی آتے ہین - باقی تمام اسم بحالتِ ترکیب معرب لیکن
مضاف اور موصوف لفظی اعراب رکھتے ہین باقی تقدیری - جیسے (زد زید)
عبارت مین (زید) فاعل ہے پس وہ مرفوع ہے اور اعرابات کی صلاحیت
رکھتا ہے - کہ اگر لحوق حرکت کی شرط متحقق ہو تو متحرک ہو جائے شرط اُسکی
لاحق شدن ۱۲
اضافت یا صفت کا آنا ہی - پس عرب کے نحوی فعل ماضی اور امر حاضر کو
اور حرفون کو مبنی الاصل کہتے ہین - اور فارسی مین تمام فعل اور حرف
مبنی الاصل ہین واللہ اعلم بالصواب اور مبنیات کو غیر متمکن بھی کہتے ہین ؛

اب مناسب ہی کہ جو کچھ فارسی مین اسماے غیر متمکن
کی جگہ وضع کیا گیا ہے وہ لکھا جائے ÷

معلوم رہی کہ اسماے غیر متمکن آٹھ ہین - اول ضمیرین - فارسی مین ضمیر
اسطرح آتی ہی - جیسے (من) کی ضمیر واحد متکلم کے واسطے (کردم) کا میم
بھی یہی فائدہ دیتا ہے اور ضمیر مرفوع ہوتی ہی یا مجرور یا منصوب
یعنی ضمیر فاعل - ضمیر مضاف الیہ - ضمیر مفعول - مثال (زید زد) یعنی
(او) اور (اسپِ من یا اسپم) (زیدم زد) یعنی (مرا) - مرفوع اور

(زید استادہ ست) اور (زید زندہ است)۔ یا مضاف بنتا ہی (زین اسپ) یا اُسکی تصغیر ہو سکے (باغچہ و راغچہ و پسرک و دخترک) یا کسی چیز کیطرف اُسکی نسبت کیجاے یعنی یاء تحتانی اُسکے اخیر مین لائی جاے (ایرانی و تورانی و ہندوستانی) یا اُسکی جمع اس صورت پر آئے (درختان یا درختہا و مردان یا مردہا) یا موصوف ہو (اسپ خوب)؛

فعل کی نشانیان یہ ہین کہ مسند ہو جیسے (زد و زید) اور تے یا دال موقوف ماقبل ساکن اُسکے اخیر پر ہوتی ہے۔ اگر اس حرف کو متحرک کرین اور نون ساکن اسپر بڑہا ہین تو مصدر بنجائے۔ جیون (کرد و گفت) سے (کردن و گفتن) حاصل ہوئی یا دال ماقبل مفتوح اُسکے آخر مین ہو اور جب دال کو گرا دین امر کا صیغہ رہجائے۔ جیسا (کند) سے (کن) رہا۔ یا وہ امر کے معنی دیتا ہو مانند (کن)۔ یا نہی کے معنی مین ہو مثال (مکن)؛

حرف کی علامت یہ ہی کہ ان سب علامتون سے جو اسم و فعل کی شناخت مین لکھی ہین پاک ہو؛

فصل پوشیدہ نرہے کہ فارسی کے کلمے سب مبنی[1] ہین۔ مگر مضاف یا موصوف ہونیکی حالت مین کہ اُسوقت اضافت کی زیر قبول کرینگے

[1] یعنی اُنکا اخیر حرف ساکن رہتا ہی معرب آن باشد کہ گردد بار بار۔ مبنی آن باشد کہ ماند برقرار ۱۲ وگ

اُوپر لکھا گیا ہے کہ کوئی جملہ دو کلمون سے کم نہین ہوتا۔ خواہ وہ کلمے لفظاً ہون جیسا (زد زید) خواہ تقدیراً جیسے (بیا) کہ اصل مین (بیا تو) ہے۔ (بیا) فعل ہے اور (تو) اُسکا فاعل۔ پس یہ جملہ فعل و فاعل کی ترکیب سے بنا ہے۔ جملہ دو طرحکا ہوتا ہے ایک فعلیہ دوسرا اسمیہ ✣

جملۂ فعلیہ مین فعل و فاعل ہوتا ہے مانند (زد زید) مین (زد) فعل ماضی ہے اور (زید) اُسکا فاعل۔ جملہ اسمیہ مین مبتدا اور خبر ہوتی ہے۔ چون (زید گوئندہ ست) اسمین (زید) مبتدا اور گوئندہ اُسکی خبر ہے (زد زید) جیسے جملہ کو جملۂ فعلیہ کے سوا کچھ نہین کہہ سکتے۔ ہان (زید زد) مین دو لوکا احتمال ہے کیونکہ (زید) فاعل (زد) فعل کا فعل پر مقدم ہے پس جملہ فعلیہ ہوا۔ یا (زید) مبتدا ہے۔ (زد) فعل ماضی اور ضمیر مستتر اسکی فاعل۔ فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوا مبتدا کی مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ بنا ✣

چونکہ کلام مشتمل ہوتا ہے اسم و فعل و حرف پر اس سبب سے لازم ہے۔ کہ اُنکی علامتین بھی بیان کی جائین ⁖

اسم کی علامتین یہ ہین کہ وہ مسند الیہ بھی ہوتا ہے اور مسند بھی

دو ناموں کی ترکیب ہے جو بظاہر ایک ہی معلوم ہوں - اسکا دوسرا اسم ایک حرف کے ذریعہ ملتا ہو - زبان عربی کے نحوی ایسی ترکیب کو مرکّب بنائی بولتے ہین - مثال (احد عشر) فارسی مین مانند (یازدہ - دوازدہ) تمام عددونکے نام ✣

یا یہ کہ دو اسموں کی ترکیب ہے پیدا ہو - مگر اُسکی ترکیب مین حرف زائد کو دخل نہو - عرب والے اُس ترکیب کو منع صرف کہتے ہین - جیسے (خورشید) کہ دو اسم (خور) اور (شید) سے مرکّب ہے - لیکن مفرد معلوم ہوتا ہے - اور کسی حرف سے انکی ترکیب ظہور مین نہین آئی - آدمیونکے نام اکثر ایسے ہی ہوتے ہین (محمد علی و احمد حسن) اور مانند انکی ✣

مرکّبات غیر مفید جملے نہین ہوتے بلکہ جزو جملہ بنتے ہین - یعنی کسی اور لفظ سے ملکر جملہ بنجاتے ہین - (خورشید بر آمدہ) جملہ ہے - نہ کہ صرف (خورشید) - (یازدہ غلام استادہ اند) جملہ ہے نہ کہ تنہا (یازدہ) - (غلامِ زید آمدہ) جملہ ہوا - نہ فقط (غلامِ زید) ✣

گو اُسمین کوئی زائد حرف نظر نہین آتا مگر تقدیراً حرف عطف مانا جاتا ہے اور نسبت و کم وغیرہ مین ظاہر لایا جاتا ہے ۱۲ و ک

جملہ کی دو قسمین ہین - اول وہ کہ جسکے قائل کو سچا یا جھوٹا ٹھہرا سکین بشرطیکہ خارجی قرائن سے خالی ہو - مثلاً (زید آمد) مین احتمال ہے کہ زید کے آنے کی خبر صحیح ہے یا غلط + لیکن کبھی خارجی قرینہ سے صدق و کذب متعین ہوتا ہے - چنانچہ (اللہ قادر ست) متعین الصدق ہے اور (شیطان مغفور ست) متعین الکذب ہے - اسی قسم کا نام جملۂ خبریہ ہے دوم وہ کہ جسکا قائل سچ اور جھوٹھ کی صفت سے مبرا ہو - اور وہ امر ہے جیسا (بیا) اور نہی مانند (میا) اور تعجب مثال (سبحان اللہ) اور قسم مثلاً (سوگند بخدا) اور استفہام جیسے (آیا زید قائم ست) اور تمنی مثلاً (کاش زید بیاید) اور ترجی جون (شاید از دوا رتفاع برد) اور عقود چنانکہ (خریدم و بفروختم) اور ندا جیساکہ (یا خدا) ان سب کو جملۂ انشائیہ کہتے ہین ÷

مرکب غیر مفید جس سے قائل کے سکوت پر کچھ فائدہ حاصل نہو کئی طرح پر آتا ہے + مضاف و مضاف الیہ کی ترکیب سے کیونکہ مثال (غلامِ زید) مین معلوم نہین ہوتا کہ وہ کس حالت مین ہے جبتک مثلاً یہ نکہین (غلام زید نشستہ است) اسکا نام مرکب اضافی ہے +

ہان (زید قائم ست) کلام ہے - یا (زدزید) +

کلام کی ترکیب دو کلمہ سے کم کی نہین ہوتی - خواہ دونو اسم ہون جیسے (زید رونده است) خواہ ایک اسم اور دوسرا فعل ہو - جیسا اُو پر مذکور ہے (زدزید) اور ان ارکان کی زیادتی کی حد مقرر نہین ہے مانند (آمد زید در خانہ آمدن براے اکرام من یا عمرو) +

یہان سے معلوم ہوا کہ ایک لفظ کے سوا جو بولا جاے وہ کلام ہوگا یا غیر کلام - اور غیر کلام کو مرکب غیر مفید کہتے ہین - کیونکہ اُس سے مخاطب کو فائدہ حاصل نہین ہوتا - کلام کو مرکب مفید بولتے ہین - اسوجہ سے کہ اُس سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہوتا ہے +

کلام کا فائدہ دو باتون پر منحصر ہے - ایک یہ جب بولنے والا چپ کرے سننے والے کو کوئی خبر معلوم ہو جائے - مانند (زید آمد) سے سامع کو معلوم ہو گیا کہ قائل نے زید کے آنے کی خبر دی ہے - دوسری یہ سامع سمجھ جائے کہ کہ قائل مجھ سے یہ چیز چاہتا ہے - مثال (بیا) کے کہنے سے سامع کو معلوم ہوگا کہ قائل میرے آنے کو چاہتا ہے - ان مرکب مفید و نحو جملہ بھی کہتے ہین +

مصدر بمعنی مصدور خیال کرتے ہین - جیسا (مرکب) بمعنی (مرکوب)
اور (مشرب بمعنی مشروب) - **قوافی** کے بیان ہین مصدر کے
نون کو حرف وصل کہنا اسکی تائید کرتا ہے - ورنہ (گفتن) کو (گفت)
کو اصل کہنا اور نون کو زائد سمجھکر وصل قرار دینا کیا معنی رکھتا ہی؟
یہ مسئلہ دقیق ہے - ہم کہتے ہین کہ (گفت) خود مصدر ہے اور سب
صیغونکی جڑ ہے - اسمین نون کی زیادتی رفع التباس اور حصول امتیاز
درمیان ماضی و مصدر کے ہے - پس وہ ماضی نرہی - اور اشکال
رفع ہوگئی - نیز وجہ اصالت فعل کی حاصل ہوگئی +

کلام وہ چیز ہے کہ جسمین ایک کلمہ کی اسناد دوسرے
کلمہ کیطرف پائی جائے +

اسناد کلمہ کی اُس نسبت کو کہتے ہین جو دوسرے کلمہ کیطرف
اسطرح ہو کہ جس سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہو +

یہان سے معلوم ہوا کہ (غلامِ زید) کلام نہین ہے کیونکہ غلامی کی
نسبت جو زید کیطرف ہے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل نہین ہوتا - بلکہ
وہ متکلم کی دوسری بات کا منتظر رہتا ہے +

حرف اِن دونو باتون سے مبرا ہوتا ہے +

فعل کی دو قسمین ہین لازم اور متعدی +

لازم کے معنی فاعل سے تجاوز نہین کرتے - بلکہ اُسی تمام ہو جاتے ہین - جیسے (رفت زید) (آمد عمرو) +

متعدی کے معنی فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچتے ہین - مانند - (خورد زید طعام را) +

اسم جامد ہوتا ہے یا مشتق یا مصدر +

جامد وہ ہے کہ نہ اُس سے کوئی لفظ بنے نہ وہ کسی لفظ سے بنا ہو اور مصدر کے ساتھ اسکو تعبیر کرتے ہین - چون (روزہ داشتن - ونماز کردن) لیکن بعض جامد کی تصریف بھی بعضے ظریفون کے تصرف سے ظہور مین آئی ہے - مانند (عمریدن - ابابکریدن - مدینیدن - تکیدن) +

مشتق وہ اسم ہے کہ مصدر سے بنے - جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول - مثال (کنندہ وکردہ) جو (کردن) سے بنے ہین +

مصدر اشتقاق کی جڑ ہے کما ھو قول الجمھور اکثرونکا اسپر اتفاق ہے - لیکن کوفی فعل کو اصل جانتے ہین - اور

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمہ بالخیر شود یا کریم

ترجمہ

رسالہ نحو فارسی صہبائی

کلمہ نحویون کی اصطلاح مین ایسا لفظ ہے کہ مفرد معنی کیواسطے وضع کیا گیا ہو۔ معنی مفرد سے یہ مراد ہے کہ لفظ کا ٹکڑا اُسکے معنی کے ٹکڑے پر دلالت نکرے۔ اِس صورتمین مشترک لفظ مفرد کی تعریف مین داخل رہا۔ اور (عبد اللہ) جیسے لفظ خارج ہوئے۔ کیونکہ نحویون کے نزدیک (عبد اللہ) مین (عبد) کی اضافت (اللہ) کیطرف ہے۔ گو منطقی اسکو مفرد مانین۔ کہ وہ لفظون سے بحث نہین رکھتے ❊

کلمہ کی تین قسمین ہین فعل۔ اسم اور حرف ❊

فعل وہ ہے جو بنفسِ خود معنی پر دلالت کرے اور تینون زمانہ مین سے کوئی سا زمانہ اُسمین پایا جائے ❊

اسم بھی معنی پر بنفسہٖ دلالت کرتا ہے مگر اُسمین زمانہ نہین پایا جاتا ❊

رسالہ نحو فارسی کے دیباجہ کا ترجمہ

وہ سپاس جسکا ایک ذرہ ابد تک اندیشۂ والا دور انکا ذخیرہ نہو سکے - اُس بانی بنائے مکان کے لائق ہے - جسکے کنگرۂ جلالت کی ایک اینٹ آسمان کا قصر بلند و پر جلال ہے ✝ وہ درود جسکا ایک حرف قیامت تک بلند خیالوں کے فکر کا سرمایہ نہو سکے - اُس علم لدنی کے نکتہ دان کو شایان ہے - جسکے دبیر رسالت کا قلم کشیدہ انبیا کا دفتر ہمارا ہے ✝

اسکے بعد ہندی نژاد کج مج زبان **صہبائی** ہیچمدان (جو صافی ضمیرون کے آستان پر ذرہ کی مانند خاک نشین ہے - اور سخن سنجون کے فرش پر غبار کیطرح جاگزین -) بخدمت والا فطرتان عرض رسا ہے - جو کہ اکثر تنک مایہ کم سواد زبان عربی کی کتب نحوی سے ناآشنا مردمک کے نقطہ کو عبارت فارسی کے مطالعہ مین صرف کرتے ہین - اور اس رستہ کی خم و پیچ مین بسبب اپنی نابلدی کے ایک قدم بھی حسب دلخواہ نہین رکھتے - مجبور مینے اُن نارسایون کی تربیت کیواسطے قواعد نحو فارسی کے بیان مین (بعبارت سہل و الفاظ زود فہم) چند ورق سیاہ کر کے ایک مختصر سا رسالہ مرتب کیا - یقین ہے کہ اگر غفلت کا پردہ چہرۂ حال سے اُٹھا اس رسالہ کے مطلب اور اس عجالہ کے مضامین کو سمجھیں - شاہراہ مطلوب مین بفراغ تمام گام زن ہون ✝ واہب ہمنیت سے التماس ہے کہ کم مایون کے ہاتھ اور دامن مین اس گنج شائگان سے نقد مرام اور ذخیرۂ مقصود عطا فرمائے ✝ رباعی

افسوس کہ کیا راگ ہے گایا بعبث	رستہ کے خم و پیچ مین آیا بعبث
اب کرتا ہون عذر خواہی اسکی سن لو	گو پہلے تھا کچھ ہی کہہ سنایا بعبث

النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

امام المحققین مولانا امام بخش صاحب صہبائی معمائی کے

رسالۂ عجیب وعجالۂ غریب کا ترجمہ جسکا اصلی نام ہے

رسالہ نحو فارسی

اور اخیر پر جناب مغفور کے اُس رسالہ کا ترجمہ ہے جسکا نام ہے

کافی در علم قوافی

مترجمہ ہیچمدان احقر عباد قادر درگاپرشاد نادر دہلوی ہڈ ایگزیمنر راجوکیشنل

پریس لاہور پنشن یاب کہ جناب مغفور کے خرمن علم کا کمترین خوشہ چین ہے

اور پچھلے سال یعنی ۱۸۷۹ء مین خزینۃ العلوم فی متعلقات المنظوم

اور نکات الحساب ۱۸۸۰ء مین چھپواکر

طالبعلمونکی نذر کرچکا ہے

مطبع مفید عام لاہور مین باہتمام منشی گلاب سنگہ مالک مطبع کے چھپا

دفعہ اول ۷۰۰ جلد قیمت فی نسخہ کاغذ ڈمائی ۳ر وکاغذ سادہ ۲ر محصول ڈاک ۰ر